مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا چھ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے فالحمد للہ

قادیان ۲۸ ماہ ظہور۔ حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی طبیعت اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

نماز عید کل ۹½ بجے باغ حضرت ام المومنین میں ہوگی۔

جلد ۳۴ | ۲۹ ماہ ظہور ۱۳۲۵ ہش | یکم شوال ۱۳۶۵ھ | ۲۹ اگست ۱۹۴۶ء | نمبر ۲۰۲

قربانیوں کے ذریعہ عید کو دائمی عید بنانا مومن کا فرض ہے

از مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

اسلام نے انسانی فطرت کے تمام جذبات کی تکمیل فرمائی ہے۔ عید منانا اور کامیابی وکامرانی پر خوشی کا اظہار کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے۔ سب قوموں میں خاص ایام میں ایسے مواقع آتے ہیں۔ اسلام نے مومنوں کے لئے دو عیدیں مقرر فرمائی ہیں۔ جن میں مسلمان جماعتی طور پر اظہار مسرت کرتے ہیں۔ اسلام نے اپنی بے مثال خوبی کو اس قانون میں بھی قائم رکھا ہے۔ اس نے عید کو میلے اور دنیوی اجتماعات کا رنگ دینے کی اجازت نہیں دی۔ عید اسلام میں ایک مقدس اور دینی تقریب ہے۔ اس دن مزید ایک نماز مقرر فرمائی گئی۔ جس میں سب مسلمان مل کر اللہ تعالےٰ کے حضور دو نفل ادا کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل و احسان کا شکر ادا کریں۔

اسلام نے عید الفطر کو رمضان المبارک کے بعد رکھا ہے۔ اور عید الاضحیٰ کو حج کے بعد۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ اسلام دراصل عید کا حق اسی کو دیتا ہے۔ جس نے خدا کے حکم کی تعمیل کی۔ روزے رکھے۔ اور عبادت بجالایا۔ حج کے فریضہ کو ادا کیا اور قربانی کی۔ پس اسلامی عیدوں کا فلسفہ یہی ہے۔ کہ عبادت اور قربانی کے قبول ہونے پر شکریہ اور مسرت کا اظہار کیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے مزید توفیق پانے کے لئے دعائیں کی جائیں۔ کس قدر ایمان پرور یہ عیدیں ہیں۔ اور کس قدر روح کو بیدار کرنے والی یہ تقاریب ہیں۔ اسلام خوشی کے اظہار کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کا حکم ہے کہ عید کے ایام کو خوشی اور مسرت سے گزارا جائے۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عید کے دن روزہ رکھنا ممنوع ہے۔ لیکن وہ یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ عید کی خوشی اور مسرت دینداری کے ماتحت اور اللہ تعالےٰ کی رضا کے مطابق ہونی ضروری ہے۔

رمضان المبارک اپنے اندر بہت سے سبق رکھتا ہے روزہ کے ذریعہ مومن کو غریب ومسکین بھائیوں کی بھوک پیاس کا احساس تازہ کرایا جاتا ہے۔ روزہ دار اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت حلال چیزیں بھی موقت طور پر ترک کر دیتا ہے۔ اندریں حالات رمضان کا اثر مومن پر یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ اللہ کے حکم کے مطابق ممنوع چیزوں سے اجتناب اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔ اور غریب پروری اس کا شعار ہو جاتا ہے وہ بنی نوع انسان کے لئے ایک رحمت بن جاتا ہے۔ تب اس کا حق ہے۔ کہ وہ عید منائے اور خدا کے فضل پر شکر کا اظہار کرے۔

اولین مسلمان اسلامی احکام کی حکمت اور فلسفہ سے آگاہ تھے۔ وہ ظاہری اور بے جان عید منانے کے عادی نہ تھے۔ اس لئے ان پر ہر عید برکات الٰہیہ اور فیوض سماویہ لے کر آتی تھی۔ اسلام اور مسلمانوں کی شان وشوکت میں اضافہ ہوتا تھا۔ لیکن جب عید ایک رسم بن گئی۔ اور اس کا ضروری جز یعنی قربانی اور والہانہ عبادت مسلمانوں کی نظر سے اوجھل ہو گیا۔ تب سے عید کا دن مسلمانوں کے لئے اقبال وعروج کا باعث نہیں ہوتا۔ بلکہ تنزل اور ادبار کا پیش خیمہ بنتا ہے۔ ضرورت ہے کہ سب مسلمان عید کی حقیقت پر غور کر کے اسے منائیں اور اپنی عید کو حقیقی عید بنائیں۔ عید کا دن خدا کا دن ہے۔ اس میں شیطان کو نفس پر غالب نہ آنے دیں۔ ورنہ جس طرح دوسری قوموں کی عیدوں کا حال ہوا اسی طرح ان کی عیدوں کا حال ہوگا بائیبل میں لکھا ہے کہ جب یہود محض رسم پرست ہوگئے اور دینی روح ان سے نکل گئی تو اللہ تعالےٰ نے یسعیاہ نبی کی معرفت انکو یہ پیغام دیا کہ:۔ "اب آگے کو جھوٹے ہدیئے مت لاؤ۔ لوبان سے مجھے نفرت ہے۔ نئے چاند اور سبت اور عیدی جماعت سے بھی۔ کہ میں عید اور بے دینی دونوں کی برداشت نہیں کر سکتا ہوں۔ میرا جی تمہارے نئے چاندوں اور تمہاری عیدوں سے بیزار ہے" (یسعیاہ ۱/۱)

لیکن یہود نے اپنی روش کو نہ بدلا۔ وہ اسی غلط طریق پر گامزن رہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالےٰ نے ان کی بے دینی کے باعث ان کی عیدوں کو ان کے لئے زحمت بنا دیا۔ اور وہ ہر جگہ ذلیل وخوار ہو گئے اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہود کے برے انجام سے ڈرایا ہے۔ جس میں یہ امر بھی داخل ہے کہ تمہاری عیدیں ظاہر پرستی کی مردہ عیدیں نہ ہوں۔ ورنہ تم

الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ساقیا آمدنِ عید مبارک بادت

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

جو ساری شان و شوکت کو کھو دیگے ... اللہ تعالیٰ کی نظر لطف تم پر نہ ہوگی۔ اس وقت جبکہ مسلمان ظاہر پرستی کا شکار ہو رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے رحم کے ماتحت فضل کا ہاتھ ان کی طرف بڑھایا ہے۔ اور اپنے فرستادہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے۔ تاکہ امت مرحومہ ہمیشہ کے لئے آسمانی برکات سے حصہ لے۔ اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کا سایہ ان پر ہو۔ مگر افسوس کہ ہنوز ایک بڑا حصہ ان لوگوں کا ظاہر پرستی کے باعث اس چشمۂ رحمت سے دور بیٹھا ہے۔ اور اس برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے سے انکار کر رہا ہے۔

جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس رحمت سے نوازا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لائے۔ اور انہوں نے اسلامی شریعت کا فلسفہ سمجھا ہے۔ ان کا فرض ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت اور آپ کے نام لیوا لوگوں کے لئے دعائیں بھی کریں اور ان کو محبت اور نرمی سے اس عید حقیقی میں شریک ہونے کی دعوت بھی دیتے رہیں۔ جو آسمان سے آتی ہے۔ اور جو ماموروں کے زمانہ میں نصیب ہوتی ہے۔ عید الفطر اور عید الاضحیٰ اگر بڑی اور دائمی عید کا ذریعہ بن جائیں۔ تو یقیناً یہ دینداری اور زندگی والی عیدیں ہونگی۔ یہ دورِ سعادت صدیوں کے بعد آیا ہے۔ اس کی پوری قدر کرنا اور قربانیوں اور عبادتوں کے ذریعہ سے اسے دائمی عید بنانا مومنوں کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشے۔

اک زماں کے بعد پھر آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری)

مسجد فضل لنڈن میں پہلی مرتبہ نماز تراویح

حافظ قدرت اللہ صاحب مولوی فاضل مجاہد لنڈن جب وسط دسمبر ۱۹۲۵ء میں نو مبلغین کے گروپ میں شامل ہو کر بغرض تبلیغ لنڈن کی طرف روانہ ہوئے تھے۔ تو راستہ میں ہی اپنے جہاز میں پچھلی رات نماز تہجد باجماعت میں انہوں نے قرآن شریف کا ایک دور کیا تھا۔ اب ان کے تازہ خط سے یہ خوشکن اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہ لنڈن کی مسجد فضل میں پچھلی رات کو باجماعت نماز تراویح میں قرآن شریف سنا رہے ہیں۔ جس کے وہ بیس پارے ختم کر چکے ہیں۔ خدا کرے کہ یہ تلاوت قاری اور سامعین کے لئے موجب برکات و ترقی درجات ہو۔ اور اس ملک کی تثلیثی فضا میں انقلاب پیدا کر کے انہیں معنوی طور پر اس کلام الٰہی کے سننے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرماوے۔

مولوی محمد عثمان صاحب لکھنوی کا انتقال

یہ خبر نہایت افسوس کے ساتھ سنی جائیگی۔ کہ جماعت احمدیہ لکھنؤ کے سرگرم رکن مولوی محمد عثمان صاحب ۲۴ اگست کو انتقال فرما گئے۔ مرحوم اس سال کے شروع سے بعارضہ فالج بیمار تھے۔ ۲۴ اگست کو دوبارہ حملہ ہوا۔ اور اسی روز انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی تھی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے جملہ متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔

یوم التبلیغ برائے مسلم اصحاب

امسال مسلم اصحاب میں تبلیغ کرنے کے لئے یکم ستمبر ۱۹۲۶ء اتوار کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ چونکہ وقت بہت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اس لئے تمام عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اس دن کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے بہت جلد تیاری شروع کر دیں۔ اور کسی مزید یاددہانی کے منتظر نہ رہیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

دعا کی فہرست تار کے ذریعہ پیش کر دی گئی

تحریک جدید کے جن مجاہدین کا چندہ ۲۸ رمضان المبارک تک مرکز میں داخل ہو گیا تھا۔ یا جس کی اس دفتر میں ادائیگی رقم کی اطلاع مل چکی تھی۔ ان کی فہرست تو ڈلہوزی ۲۸ رمضان المبارک کو ارسال کر دی تھی۔ اور جن کی رقوم ۲۸ رمضان المبارک کے دن موصول ہوئیں۔ یا ان کی اطلاع ملی۔ ان کی فہرست بذریعہ تار ۲۹ رمضان المبارک کو حضور کی خدمت بابرکت میں ارسال کر کے درخواست دعا کی گئی ہے۔

جو منی آرڈر۔ بیمہ یا چیک۔ روانہ ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ ابھی نہیں ملے۔ ان کی دوسری فہرست انشاء اللہ تعالیٰ ۷ ستمبر کو حضور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ پس جو دوست کسی نہ کسی مجبوری کے سبب نہیں دے سکے تھے وہ اپنی کوشش کو ڈھیلا نہ کریں۔ بلکہ پوری توجہ سے اپنا وعدہ ۷ ستمبر تک ارسال فرمائیں۔ تا ان کا نام دوسری فہرست میں آ جائے اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔

جماعت ہائے احمدیہ کی خاص توجہ کیلئے

جلسہ سالانہ بہت قریب آ رہا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ ہر چیز نہایت مشکل سے نیز بہت گراں قیمت پر دستیاب ہوتی ہے۔ یہ اشد ضروری ہے کہ اب سے ہی ضروری اشیاء خوردنی وغیرہ کا انتظام کیا جاوے۔ اور یہ انتظام کرنا اگر ناممکن نہیں تو بہت مشکل ضرور ہے۔ اگر احباب بروقت ترسیل چندہ جلسہ سالانہ کا پوری طرح اہتمام نہ کریں۔ تو بے وقت اشیاء خرید کرنے سے قیمت زیادہ ادا کرنی پڑے گی۔ اور اس طرح سلسلہ پر غیر ضروری بار پڑتا ہے۔ جس کے ذمہ دار وہ افراد اور جماعتیں ہوتی ہیں۔ جو بروقت اپنا حصہ ادا نہیں کرتیں۔ میں تمام دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ اپنے بجٹ کے مطابق بلکہ اگر ہو سکے تو اس سے زیادہ چندہ فراہم کر کے ۳۰ ستمبر ۱۹۲۶ء تک ضرور مرکز میں بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ ایسا کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ (ناظر بیت المال)

ضرورت

چند ہوشیار اور تجربہ کار ڈرائیوروں کی ضرورت ہے۔ جو دوست ڈرائیوری کا کام جانتے ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں بہت جلد امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی تصدیق سے نظارت امور عامہ میں بھجوا دیں۔ سائز کی ... سے ... رجسٹر شدہ ڈرائیوروں کے لئے اچھا موقعہ ہے۔ تفصیلات بذریعہ خط و کتابت معلوم کر لیں۔ (ناظر امور عامہ)

اعلان تعطیل:۔ چونکہ ۲۹ اگست ۱۹۲۶ء کو عید الفطر کی تعطیل ہو گی۔ اس لئے ۳۰ اگست کا پرچہ شائع نہ ہو گا۔ (منیجر)

قرآن کریم کی کھلی حقیقتیں

(۳)

(از مکرم روشن دین صاحب تنویر وکیل سیالکوٹ)

تکوینی قوانین ازل سے لیکر ابد تک یونہی چلتے آئے ہیں۔ اور چلتے چلے جائیں گے۔ جب خدا تعالےٰ نبی پیدا کرتا ہے۔ تو انہی قوانین سے خدا اس طرح کام لیتا ہے کہ سعید روحیں محسوس کر لیتی ہیں۔ کہ ان قوانین کا بنانے والا کوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک کمزور و ناتواں شخص کو چنتا ہے۔ اور معترضین زمانہ کے سامنے پیش کرتا ہے اور کہتا ہے۔ آؤ اس کا مقابلہ کرو۔ ہماری دی ہوئی جن طاقتوں کو تم اپنا سمجھ کر پوجتے ہو۔ ان سب طاقتوں کو استعمال کرو۔ ہم اس ناتواں ہستی کے کان بن جائیں گے۔ ہاتھ بن جائیں گے۔ آنکھ بن جائیں گے۔ زبان بن جائیں گے۔ اور اپنے قوانین قدرت سے جن پر تم بے جا طور پر نازاں ہو۔ ایسا کام لیں گے۔ کہ یہی قوانین تم کو پیس کے رکھ دیں گے۔ اور یہی ہماری آیات بن جائیں گے۔" پھر یہ ہوتا ہے۔ کہ جو سعید روحیں رکھتے ہیں۔ وہ قبول کر لیتے ہیں۔

لیکن وہ لوگ جن کو اپنی عقلوں پر گھمنڈ ہوتا ہے۔ وہ اور بھی بپھر جاتے ہیں۔ وہ اس آواز کو سنتے ہیں۔ آیات کو دیکھتے ہیں۔ مگر ان کی توجیہہ قدرتی قوانین کے مطابق کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں فلاں وقت عذاب آیا۔ تو کونسا نبی یا رسول پیدا ہوا تھا۔ اور یہ نہیں جانتے کہ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص ارادے کے ماتحت عذاب دینے کا تہیہ کیا ہے۔ تاکہ وہ ڈر جائیں۔ اور یا تو قوم یونس کی طرح توبہ کرکے بچ جائیں۔ اور یا پھر قوم نوح قوم لوط اور دیگر اقوام ضالہ کی طرح تباہ ہو جائیں۔

اس لئے یاد رکھو کہ اس وقت بھی جو عذاب دنیا پر آرہے ہیں۔ وہ خدا کے خاص ارادے کے ماتحت اور آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا کے مطابق آرہے ہیں۔ بے شک ہم بھی مانتے ہیں۔ کہ یہ عذاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور آور وہ ہدایت کے انکار ہی کی وجہ سے آرہے ہیں۔ کیونکہ حضرت احمدؑ قادیانی کی نبوت حقیقت میں وہی نبوت ہے جو نبوتِ محمدیہ کہلاتی ہے۔ اور یہ دور نبوتِ محمدیہؐ کی بعثت ثانیہ کا دور ہے یہ دور خلافت علیٰ منہاج نبوت کا دور ہے۔ اور اس موجودہ عذاب کی وعید دینے والا نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نائب حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ایک پیشگوئی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً۔ کان ذالک فی الکتاب مسطوراً۔ وما منعنا ان نرسل بالاٰیات الا ان کذب بھا الاولون۔ واٰتینا ثمود الناقۃ مبصرۃً فظلموا بھا وما نرسل بالاٰیات الا تخویفا (بنی اسرائیل رکوع ۶)

اگر مولوی صاحب غور فرمائیں گے۔ تو معلوم ہوگا کہ ان آیات کا پہلا حصہ موجودہ زمانے کے متعلق ہے۔ یہ سامان ہلاکت اور اسباب تباہی جو مغرب و مشرق میں ایجاد ہو رہے ہیں۔ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا کی تمام بستیوں کی تباہی کا زمانہ قریب ہی نہیں۔ بلکہ حقیقتاً آچکا ہے۔ یہ بمبار ایٹم بم اور راکٹ اور طرح طرح کی جنگی ایجادیں یونہی ایجاد و اختراع نہیں ہو رہیں۔ قوم ثمود کا ذکر صرف بطور نمونہ از خروارے کیا گیا ہے۔ اسی طرح موجودہ زمانے میں بھی اللہ تعالےٰ نے اپنی نشانیاں بھیجی ہیں۔ جن کی آنکھیں ہیں۔ وہ ان نشانیوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن جن کو اپنی غیر شعوری طاقتوں پر ناز ہے۔ وہ ان عذابوں کو جو دنیا پر آرہے ہیں۔ معمولی عذاب سمجھکر بے پرواہی سے کام لیتے ہیں اب دیکھئے۔ آج سے تقریباً چالیس برس پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا تھا۔ کہ

"مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو۔ کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتا دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائیگا۔ جن کے کان سننے کے ہوں سنیں۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا۔ کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

اب ذرا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات کو پڑھو اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو دیکھو اور ان کا آپس میں مقابلہ کرو۔ کیا دونوں مطابق المعنی نہیں ہیں۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی قرآن کریم کی پیشگوئی کی وضاحت نہیں کرتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی اس وقت کی تھی جب موجودہ حالات کے ابھی کوئی آثار نہ تھے۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ اس پیشگوئی کا لفظ لفظ اسی طرح پورا ہوگا۔ جس طرح کہ اب پورا ہو رہا ہے۔

قرآن کریم میں اس پیشگوئی کی اصل موجود تھی۔ مگر کسی غیر شعوری مجتہد کی نظر اس پر نہ پڑی جو قبل از وقت بتا دیتا کہ دنیا میں کیا ہونے والا ہے۔ کیا یہ حقیقت اس بات کا بیّن ثبوت نہیں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان حالات سے براہ راست خبر دی تھی۔ تاکہ آپ کی ذات سے قرآن کریم کی صداقت ظاہر ہو۔ تاکہ رسالت محمدیہ جو لوگوں کے دلوں سے نکل گئی تھی۔ اس کو دوبارہ قائم کیا جائے۔ اور تا یہ ثابت کیا جائے۔ کہ اسلام کا خدا زندہ خدا اور اسلام کا رسول زندہ رسول اور اسلام کی کتاب زندہ کتاب ہے کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایسے نبی آسکتے ہیں۔ جو آپ کی نبوت کو دنیا کے دلوں میں از سر نو زندہ کریں۔ اس لئے عرض ہے کہ باوجود اس کے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اور باوجود اس کے کہ قرآن کریم خدا کا آخری کلام ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسا رسول بھیج سکتا ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی میں قرآن کریم کی صداقتوں کی اشاعت دنیا میں کرے۔ اور اسکی حقیقتوں کو دنیا میں بلند کرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات مبارکہ نے اس حقیقت کو عملی طور سے ثابت کر دیا ہے۔ جس میں شبہ کرنا صرف ان لوگوں کا کام ہے۔ جو عاد و ثمود کی طرح اپنی عقلوں اور ذہنی قوتوں پر گھمنڈ رکھتے ہیں۔

کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس سال پیشتر جب موجودہ تہذیب کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا۔ ٹھیک ٹھیک پتے کی باتیں نہیں کہیں۔ اور کیا وہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا پیشگوئی کی تصدیق نہیں کرتیں۔ کیا یورپ امن میں ہے؟ اور کیا ایشیا محفوظ ہے۔ کیا جزائر جاپان کے مصنوعی خدا نے اپنے پجاریوں کی کوئی مدد کی؟ کیا تم نے شہروں کو گرتا ہوا نہیں دیکھا۔ اور وادیوں کو ویران نہیں پایا؟ کیا نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے نہیں آیا؟ اور کیا لوط کی زمین کا واقعہ تم نے بچشم خود نہیں دیکھا۔ اگر نہیں دیکھا تو اب ضرور دیکھوگے۔ کیونکہ لکھا ہے۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔" لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "وما نرسل بالاٰیات الا تخویفاً"، اس لئے کہ "خدا غضب میں دھیما ہے"۔ اس لئے "توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے" کیونکہ قرآن کریم کی اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت یہی ہے۔ وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذاباً شدیداً۔ مدیر صاحب کوثر فرماتے ہیں کہ "خدا کی اس زمین پر ایسا ایک بھی مسلمان نہیں ہے جو اسلام کے متعلق کچھ معلومات رکھتا ہو۔ اور ان دونوں حقیقتوں کو تسلیم نہ کرتا ہو" جن دو حقیقتوں کی طرف آپ کا اشارہ ہے وہ پہلے شروع میں بیان ہو چکی ہیں۔ کچھ معلومات رکھنے والا مسلمان تو کجا حقیقت یہ ہے کہ آج بڑے بڑے عام مسلمان بھی ان حقیقتوں سے منکر ہیں۔ انہوں نے خود "نبوت" کی حقیقت اس طرح بیان کی ہے کہ اس حقیقت پر اعتقاد رکھ کر ان دونوں حقیقتوں کو تسلیم کرنے کی گنجائش ہی نہیں رہتی۔ مودودی صاحب اپنے رسالہ دینیات میں نبوت کو سرسید کی طرح ایک پیدائشی قابلیت قرار دیتے ہیں۔

ہی طرح کی پیدائشی قابلیت جس طرح نیوٹن میں علم ریاضی کی اور تان سین میں علم موسیقی تھی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ایک اور شخص ایسا بے نظیر قانونی دماغ لے کر آتا ہے۔ کہ قانون کے جو نکتے برسوں غور کرنے کے بعد بھی دوسروں کی سمجھ میں نہیں آتے۔ اس کی نظر خود بخود وہاں تک پہونچ جاتی ہے یہ خدا کی دین ہے کوئی شخص اپنے اندر یہ قابلیتیں پیدا نہیں کرسکتا۔ نہ تعلیم و تربیت سے یہ چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ دراصل یہ پیدائشی قابلیتیں ہیں۔ . . .

خدا نے جس طرح ایک ایک ہنر اور ایک ایک علم وفن کی خاص قابلیت رکھنے والے انسان پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح ایسے انسان بھی پیدا کئے ہیں۔ جن میں خود خدا تعالےٰ کے پہچاننے کی اعلےٰ قابلیت تھی۔ اس نے ان کو دین، اخلاق اور شریعت کا علم خاص اپنے پاس سے عطا کیا۔ اور انکو اس خدمت پر مقرر کیا کہ دوسرے لوگوں کو ان چیزوں کی تعلیم دیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنکو ہماری زبان میں نبی یا رسول یا پیغمبر کہا جاتا ہے" کیا نبوت کے اس تصور کی موجودگی میں مندرجہ بالا حقیقتوں کو تسلیم کرنے کی کوئی گنجائش رہتی ہے۔ جس طرح قانون کی پیدائشی قابلیت خدا تعالےٰ کی دین ہے۔ اسی طرح نبوت کی پیدائشی قابلیت بھی خدا کی دین ہے۔ ورنہ نبی سے خدا کا اور کوئی تعلق واسطہ نہیں ہوتا۔ اور نہ اس کی کتاب خدا کا کلام ہوتی ہے۔ عین اسی طرح جس طرح ایک اعلےٰ قانون دان کے قانونی نکات خدا کا کلام نہیں ہوتے۔ جو لوگ قرآن کریم کو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائشی قابلیت کا نتیجہ سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے ختم نبوت کا ادعا کرنا بھی عجیب وغریب ہے۔

اب ڈاکٹر اقبال صاحب کی توجیہہ نبوت بھی سن لیجئے۔ آپ نے اپنے چھ لیکچروں موسومہ "فکر اسلامیہ کی تعمیر جدید" میں سے پانچویں لیکچر میں حسب ذیل تشریح نبوت کی پیش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں نبی کی تعریف اس طرح کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ صوفیانہ شعور کا ایک نمونہ ہوتا ہے۔ جس میں اس کا انفرادی تاثر اپنی حدود سے باہر چھلک پڑتا ہے۔ اور اجتماعی زندگی کے عوامل و موثرات کی راہ نمائی کرنے یا ان کو ہیئت جدید میں لانے کے مواقع کی تلاش کرتا ہے۔ اس کی ذات میں زندگی کا محدود مرکز اپنی غیر محدود گہرائیوں میں ڈوب جاتا ہے۔ اور پھر نئی قوت کے ساتھ باہر نکلتا ہے۔ جو کہنہ کو تباہ کر دیتا ہے۔ اور زندگی میں نئی راہوں کو نمایاں کر دیتا ہے۔ اپنی ہستی کے ساتھ یہ عمیق ربط انسان ہی کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ جس انداز سے لفظ "وحی" قرآن کریم میں استعمال ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم اسی کو تمام سلسلہ حیات کی عالمگیر ملکیت قرار دیتا ہے۔ گو زندگی کی مختلف ارتقائی منازل میں اس کی صورت مختلف ہو۔ ایک پودے کا فضا میں آزادانہ نشوونما پانا ایک جانور کا اپنے ماحول کے مطابق کسی نئے عضو کو پیدا کر لینا اور انسان کا اپنی زندگی کی اندرونی گہرائیوں سے روشنی حاصل کرنا وحی کی مختلف صورتیں ہیں۔ جو وحی حاصل کرنے والے کی حالت کے مطابق تبدیل ہوتی رہتی ہیں۔"

دیکھ لیجئے مودودی صاحب کی پیدائشی قابلیت کا یہ نفسیاتی تجزیہ ہے یا نہیں اسلام کی اس سادہ حقیقت کو جو اما یاتینکم منی ھدیً کی آیۃ کریمہ سے ظاہر ہے۔ کن کن نفسیاتی پیچیدگیوں اور فلسفیانہ گورکھ دھندوں سے مسلمان کے دل پر نقش کیا جا رہا ہے۔ کیا نبوت کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے والے علمائے دین کبھی قرآن کریم کی ان دو حقیقتوں کو تسلیم کر سکتے ہیں جن کا ذکر مدیر کوثر صاحب نے کیا ہے۔ تو پھر اگر الفضل نے اس حقیقت کا انکشاف کر دیا کہ آج مسلمان ان دونوں حقیقتوں کو تسلیم نہیں کرتے تو کونسی قیامت آگئی

جہاں مولانا مودودی صاحب نے نبوت کو محض پیدائشی قابلیت اور ڈاکٹر صاحب اقبال مرحوم نے بنی نوع انسان کے دور طفلی کا غیر فطری مظاہرہ قرار دیا ہے۔ اور یہ محض اس لئے کیا کہ کسی طرح "نعوذ باللہ" نبوت کا داغ دامن اسلام سے دھویا جا سکے۔ اور مغربی علماء کے روبرو سرخروئی حاصل کی جا سکے۔ وہاں مندرجہ بالا دونوں قرآنی حقیقتوں کی کیا حقیقت ہوسکتی ہے؟

آخر میں عرض ہے کہ اگر مدیر صاحب کو قرآن کریم کی ان دونوں حقیقتوں پر پورا یقین حاصل ہے۔ تو ان کو احمدیت کا مطالعہ غور سے فرمانا چاہئے آپ کو معلوم ہوگا کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا ہے اور خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم ہو چکی ہے۔ ورنہ احمدیت کی ضد میں آپ بھی قرآن کریم کی کھلی کھلی حقیقتوں سے انکار کرنے لگیں گے۔ کیونکہ خداوند کریم احمدیہ جماعت کو اپنے مسیح موعود اور مہدی مسعود کے ذریعہ اسی لئے اس دور ضلالت وتباہی میں وجود میں لایا ہے کہ قرآن کریم کی تمام حقیقتوں کو ازسرنو دنیا کے دلوں میں قائم کیا جائے اور ثابت کیا جائے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آفتاب نبوت اب بھی بصفت النہار چمک رہا ہے تاکہ ذروں کو بھی زندہ نور سے منور کردے۔

انڈونیشیا کے تمدنی وسیاسی حالات

ہندوستان کے جنوب مشرق میں جاوا سماٹرا۔ بورنیو سلیبس۔ مالوکاس ڈچ۔ نیوگنی۔ بالی اور تیمر وغیرہ بہت سے جزائر ہیں۔ جنہیں ایسٹ انڈیز جزائر شرق الہند۔ انڈونیشیا اور نیدرلینڈ انڈیز کے ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کی کل آبادی سات آٹھ کروڑ ہے۔ جس کا دو تہائی حصہ جزیرہ جاوا میں ہے جو کل رقبہ کا پندرھواں حصہ ہے۔ اس کا کل رقبہ جرمنی فرانس ہسپانیہ غرناطہ سوئٹزرلینڈ اور بلجیم کے برابر ہے۔ معدنی لحاظ سے یہ جزائر بہت اہم ہیں۔ اور حسب ذیل چار خصوصیتوں کی وجہ سے بہت ممتاز ہیں۔ (۱) ان میں اشیاء خام کی بہت فراوانی ہے۔ دنیا بھر کی ٹین کی پیداوار کا تیسرا حصہ۔ ربڑ کا تیسرا حصہ۔ اور کونین کا ... خصہ یہاں سے برآمد ہوتا ہے۔ اور ممالک غیر کو بھیجا جاتا ہے (۲) کاروباری آسانیاں غیر معمولی طور پر میسر ہیں۔ جس کی وجہ سے کم از کم خرچ میں زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کیا جاسکتا ہے (۳) یہ جزائر دنیا کے تقریباً وسط میں واقع ہونے کی وجہ سے دنیا کے ہر حصہ سے بآسانی تجارت کر سکتے ہیں (۴) یہاں کی بیش قیمت پیداوار مسالے ہیں۔ جو کل دنیا کی پیداوار کا ۲/۵ ہیں۔ مگر ان سب باتوں کے باوجود یہاں کے ملکی باشندے نہایت افلاس و تنگ دستی کی زندگی بسر کرتے ہیں گویا کہ لب جوئے شیریں پیاسے کھڑے ہیں۔ مال ودولت کو وہ دور سے ہی دیکھ کر قناعت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک کے سارے تجارتی کاروبار ڈچوں کیلئے وقف ہیں تمام بڑی بڑی کمپنیاں اور ملیں حکومت کی ملکیت ہیں جنمیں کام تو ملکی باشندے کرتے ہیں۔ مگر منافع سے حکومت کے خزانے بھرپور ہوتے ہیں انہیں صرف معمولی اجرت دی جاتی ہے کسقدر ظلم کی بات ہے۔ کہ ملک کی تمام خام اشیاء ٹین ربڑ وغیرہ ہالینڈ بھیج دی جاتی ہیں اور وہاں سے مصنوعات کی شکل میں دوسرے ممالک میں بھیج کر غیر معمولی نفع کمایا جاتا ہے ۱۹۲۹ء میں ان جزائر کی کاروباری لاگت ۲۲ کروڑ ڈالر تھی جس میں ۷۰ فیصدی سے زائد حکومت کا حصہ تھا اور تقریباً ۳ کروڑ ۳۰ لاکھ پونڈ اسکا منافع تھا۔ کل آبادی کا ۷۰ فیصدی کاشتکاری ۲۰ فیصدی مزدوری ۵ فیصدی تجارت اور بقیہ ماہیگیری اور جنگلی جانوروں کے شکار پر گذارہ کرتے تھے ۱۹۳۹ء میں انکی اوسط آمد یومیہ ایک پنس تھی کسی بھی یہاں کے مزدوروں کو روزانہ پینس سے ایک شلنگ تک مزدوری ملتی ہے اور ۱۰ گھنٹے کام کرنا پڑتا ہے۔ ۹۰ فیصدی لوگوں کی سالانہ آمد کی اوسط ۵۰ روپیہ ہے۔ ان لوگوں کی معاشرتی حالت بھی قابل رحم ہے۔ معیار زندگی بہت پست ہے لوگ اکثر بانس کے بنے ہوئے جھونپڑوں میں رہتے ہیں جہاں روشنی وغیرہ کا انتظام نہیں ہوتا تعلیم کا انتظام بھی بہت ناقص ہے تقریباً نوے فیصدی لوگ ان پڑھ ہیں۔ کیونکہ حکومت کل اخراجات کا صرف پانچ فیصدی تعلیم پر خرچ کرتی ہے

مسلسل مصائب اور تکالیف برداشت کرنے کے بعد ان لوگوں میں احساس حریت پیدا ہوا ہے۔ اور وہ گذشتہ کئی سالوں سے طوق غلامی کو اتار پھینکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان میں تحریک آزادی نہایت منظم طور پر ۱۹۲۶ء میں شروع ہوئی حکومت اس کو کچلنے کی کوشش کرتی رہی مگر یہ آگے تیز سے تیز تر ہوتی گئی۔ آج وہاں جو حالت ہے وہ ظاہر ہے۔ اس قومی تحریک کے لیڈر ڈاکٹر عبد الرحیم سکارنو ہیں۔ انہوں نے ملک کی آزادی کے لئے زبردست قربانیاں کی ہیں۔ خصوصاً جاپانی سلطنت کے خاتمہ کے بعد اس تحریک نے بہت زور پکڑ لیا ہے۔ اور اب جنگ آزادی عوام کی جنگ بن چکی ہے

ہندوستان کو سیاسی لحاظ سے ان لوگوں سے خاص ہمدردی ہونی چاہیئے۔ کیونکہ یہ لوگ بھی ایشیائی ہیں۔ اور ان سے تجارتی سیاسی تعلقات ہندوستان کی مضبوطی کا موجب ہیں اسلامی دنیا کو ان لوگوں سے اس لئے ہمدردی ہونی چاہیئے۔ کہ یہ مسلمان ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کریں۔

(منیر احمد دینس اسسٹنٹ ایڈیٹر)

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے دو معجزے اور انکی حقیقت

(از مکرم مرزا محمد حیات صاحب تاثیر معلم جماعت احمدیہ قادیان)

اندھوں کو بینائی بخشنا

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا یہ ایک بہت بڑا معجزہ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ آپ نے جسمانی لحاظ سے اندھوں کو بینائی بخشی حالانکہ یہ بات خود انجیل کے بیان کے خلاف ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:-

یسوع نے کہا۔ کہ میں دنیا میں عدالت کے لئے آیا ہوں تاکہ جو نہیں دیکھتے وہ دیکھیں اور جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں۔ جو فریسی اس کے ساتھ تھے انہوں نے یہ باتیں سن کر اس سے کہا کیا ہم بھی اندھے ہیں یسوع نے ان سے کہا۔ کہ اگر تم اندھے ہوتے۔ تو گنہگار نہ ٹھہرتے۔ مگر اب کہتے ہو کہ ہم دیکھتے ہیں۔ پس تمہارا گناہ قائم رہتا ہے" (یوحنا $\frac{9}{39 \text{ تا } 41}$)

مندرجہ بالا حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام اندھوں کو بینا اور بیناؤں کو اندھا کرنے کے لئے آئے۔ اور دوسری طرف یہ بھی فرمایا "کہ میں دنیا میں عدالت کے لئے آیا ہوں"۔ اب یہ تو کہا جاتا ہے۔ کہ آپ نے جسمانی اندھوں کو بینائی بخشی۔ مگر اس بات کو پیش نہیں کیا جاتا۔ کہ آپ نے بیناؤں کو اندھا بھی کیا۔ حالانکہ بقول مسیح یہ بھی ان کا کام ہے کہ: "جو دیکھتے ہیں وہ اندھے ہو جائیں" لہذا بیناؤں کو اندھا کرنے کا بھی ثبوت پیش کیا جانے۔ ورنہ بصورت عدم ثبوت عدالت قائم نہ رہے گی۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام نے روحانی اندھوں کو بینائی بخشی نہ کہ جسمانی اندھوں کو۔ اور ان میں روحانیت بخشی اسی طرح وہ لوگ جو روحانی لحاظ سے بینا تھے وہ آپ کے انکار کے باعث اندھے ہو گئے۔ اور ان کی روحانی بینائی جاتی رہی۔ اور اس صورت میں مسیح کی عدالت اور معجزہ دونوں پر کسی قسم کا اعتراض نہیں ہوتا۔ چنانچہ اس بات کا ثبوت کہ اندھوں سے مراد روحانی اندھے ہیں۔ فریسیوں کے یہ الفاظ ہیں۔ کہ

"کیا ہم بھی اندھے ہیں"

یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ فریسیوں نے روحانی لحاظ سے سوال کیا ہے۔ ورنہ اگر کلام کو ظاہر پر چسپاں کیا جاوے۔ تو باوجود اندھا نہ ہونے کے جیسا کہ مسیح علیہ السلام کے قول "اگر تم اندھے ہوتے تو گنہگار نہ ٹھہرتے" سے ظاہر ہے ان کا یہ کہنا۔ کہ "کیا ہم اندھے ہیں" بالکل لغو ٹھہرتا ہے اور پھر یہ بھی تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ فریسیوں کو اپنے متعلق یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ وہ اندھے ہیں یا سوجاکھے۔ کیا کوئی انسان دنیا میں ایسا بھی ہو سکتا ہے جس کو اپنے متعلق یہ بھی معلوم ہو۔ کہ وہ اندھا ہے یا سوجاکھا۔ پس مسیح علیہ السلام نے جب اندھوں کو بینائی بخشتے تھے۔ وہ روحانی اندھے ہوتے تھے۔

1107

بدروحوں کا نکالنا

مسیح علیہ السلام کا دوسرا معجزہ جس کا ذکر انجیل میں کثرت سے پایا جاتا ہے یہ ہے کہ آپ نے بہت سے لوگوں میں سے بدروحوں کو نکالا۔ اور ان کو شفا بخشی۔ نہ معلوم بدروحوں سے کیا کہیں جن اور بھوت مراد لئے جاتے ہیں جو کہ بالکل غلط ہے اور بدروح سے مراد خود مسیح علیہ السلام نے شیطان لیا ہے جیسا لکھا ہے کہ "اور دیکھو ایک عورت تھی جس کو اٹھارہ برس سے کسی بدروح کے باعث کمزوری تھی" (لوقا $\frac{13}{11}$)

اس عورت کو حضرت مسیح علیہ السلام نے سبت کے دن شفا بخشی۔ تو عبادت خانہ کے سردار نے اس پر اعتراض کیا کہ سبت کے دن ایسا نہیں چاہیئے تھا۔ جس کے جواب میں حضرت مسیح علیہ السلام نے فرمایا:-

"اے ریاکارو! کیا ہر ایک تم میں سے سبت کے دن اپنے بیل یا گدھے کو تھان سے کھول کر پانی پلانے نہیں لے جاتا۔ پس کیا واجب نہ تھا۔ کہ یہ جو ابراہام کی بیٹی ہے۔ جس کو شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا تھا۔ سبت کے دن اس بند سے چھڑائی جاتی" (لوقا $\frac{13}{15-16}$)

کتنا واضح اور بین ثبوت ہے پہلے حوالہ میں جو لفظ بدروح استعمال کیا ہے دوسرے حوالہ میں خود مسیح علیہ السلام نے اس کی تشریح لفظ شیطان سے کر دی ہے۔ اور عبادت خانہ کے سردار کو ڈانٹا ہے کہ جب تم اپنے گھریلو کاموں کو بھی سبت کے دن بند نہیں کرتے۔ تو کیا ایک انسانی روح کو شیطان کے پنجہ سے چھڑانا ہی جرم ہے۔ پس یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں۔ کہ جہاں جہاں بھی انجیل میں بدروح کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ اس سے مراد شیطان ہے۔

اطفال احمدیہ کا سالانہ اجتماع

۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء (اخاء ۱۳۲۵ ہش) کو خدام الاحمدیہ کے ورش مدوش قادیان میں ۱۱ سے ۱۵ سال تک کے احمدی بچے بھی انشاء اللہ خیمہ زن ہوں گے۔ اپنا ہر لمحہ ایک نئی فضا میں بسر کریں گے۔ جس کا پروگرام پیارے آقا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات گرامی کی روشنی میں وضع ہوگا۔ مختلف قسم کے مقابلے ہوں گے۔ ورزشی۔ تقریری۔ اخلاقی وغیرہ دلکش کھیلیں ہوں گی۔ مثلاً کبڈی۔ دوڑیں نفسیاتی مقابلے ہوں گے۔ جن میں بچوں کے حواس تیز کرنے کا سامان ہوگا۔ مثلاً سونگھنا۔ چکھنا۔ مشاہدہ۔ معائنہ وغیرہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ گذشتہ اجتماع خدام کے [illegible] کہ بچوں میں انجینئری اور صنعت سے رغبت پیدا کرنے کے لئے [illegible] ایسی کھیلیں رائج کی جائیں۔ جن سے انہیں انجینئری سے دلچسپی پیدا ہو [illegible] کے مقابلے ہوں گے۔ جس میں بچے چھوٹے چھوٹے پرزوں سے مختلف چیزیں بنانے میں باہم مقابلے کریں گے۔ اسی طرح سائیکل چلانے نیز سائیکل کے کل پرزوں سے واقفیت اور ان کی مرمت کرنے میں مقابلے ہوں گے۔ اطفال کے اجتماع کی ہر چیز ان میں ضبط و اپنے اوقات کے صحیح استعمال نیکی میں مسابقت اور باقاعدگی کی ٹریننگ کا سامان بہم پہنچائیگی۔ قادیان کے بچے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر سال نہایت شوق سے اس اجتماع میں شامل ہوتے ہیں۔ مگر اس سال باہر کے بچوں کو بھی شامل ہونے کی اجازت ہوگی بشرطیکہ وہ اپنے مربی کی نگرانی [illegible] رہیں چونکہ ہر احمدی بچے کے لئے جو مجلس اطفال احمدیہ کا رکن ہے۔ ضروری ہے۔ کہ وہ اطفال احمدیہ کا بیج لگائے۔ اس لئے ایسے بچوں کو اجتماع میں شامل ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ جن کے پاس بیج نہ ہوں۔

قادیان کے ہر طفل سے جو اس اجتماع میں شریک ہوگا آٹھ آنہ فی کس اور ایک سیر آٹا لیا جائے گا۔ بیرونی اطفال ان کے مہمان ہوں گے۔

حزب کو اپنے خیمہ کا سامان دہم لاٹھیاں رسی۔ چاقو۔ کلے۔ چادریں البتہ اور کھانے کے لئے ایک پلیٹ گلاس وغیرہ ہمراہ لانا ہوگا۔ سائق کے پاس ایک بالٹی ہونی بھی ضروری ہے۔

مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سُرمہ ممیرا خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککرے دل نظر کی کمزوری جیب وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس میں نہیں ہے۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا دانائی کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔

قیمت فی تولہ عہ/ چھ ماشہ ۵ر تین ماشہ ۲ر علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان ضلع گورداسپور

آج کل شادی کی رسوم و تقریبات اکثر بے ضابطہ ہوا کرتی ہیں۔ یہ اجتماع دوستانہ ہوتے ہیں جہاں مہمان ایک دوسرے سے بے تکلفی کی فضا میں دل کھول کر ملتے ہیں۔ اکثر باتیں چائے کی پیالی پر شروع ہوتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ اصفہانی کی ماؤنٹین بو کے چائے کی مسلسل مانگ رہتی ہے کیونکہ اس کی خوشبو نہایت ہی دلآویز و دل پذیر ہوتی ہے

ماؤنٹین بو کے چائے

اصفہانی

بہترین چائے کا جامع

ایم۔ ایم۔ اصفہانی لیمیٹڈ۔ کلکتہ

قومی صنعت کو فروغ دیجئے

پریسٹین مینو فیکچرنگ کمپنی قادیان میں نہایت عمدہ خوبصورت، پائیدار سیلنگ فین اور ٹارچ تیار ہوتی ہیں۔ جو تمام ہندوستان میں مشہور اور مقبول عام ہیں اس کے علاوہ بجلی کی ویلڈنگ مشینیں اور انگریونگ مشینیں بھی ہمارے ہاں تیار ہوتی ہیں۔ آپ اپنی ضروریات کے وقت اس کمپنی کی مصنوعات اپنے ہاں دوکانداروں سے طلب کریں۔ اور اس طرح قومی صنعت کو فروغ دیں۔

(منیجر)

GOVERNMENT OF INDIA

DISPOSALS

(SECTION CPM OF 2nd CATALOGUE)

CAPITAL ASSETS, PLANT, MACHINERY, HEAVY CONSTRUCTIONAL MATERIALS

Following types of stores are available for sale:

Hand Tools:- Eved tools including agricultural implements etc.

Machine Tools:- Lathes, drilling, shaping, binding, blotting, planing, milling machines, grinders, etc.

Engineering and Constructional machinery:- Air compressors, workshop, lifting and transport, gas welding and cutting machinery, etc.

Electrical machinery and plant:- motors, generators, generating plant, transformers, distribution and control apparatus, electrical engines, electric furnaces and ovens, batteries and cells, refrigerating, heating and lighting equipment, boilers, etc.

Engines:- Internal Combustion engines, steam turbines, gas engines, etc.

Road making machinery:- Excavating, earth shifting and surfacing machinery, road rollers, asphalt and surface treating machinery, tar sprayers, stone crushers, concrete mixers, etc.

Other machinery:- Agricultural, Dairy, pumping, waterworks, refuelling machinery, etc.

Full details giving description and condition of stores, quantity, location, etc. and the method of tendering are contained in Section CPM of the Second Catalogue which is available at Rs. 3/- from the addresses given below:

1. Publicity Officer, Directorate General of Disposals, Shahjahan Road, New Delhi.
2. Regional Commissioner, Strand House, Ballard Estate, Bombay.
3. Regional Commissioner, 6, Esplanade East, Calcutta.
4. Regional Commissioner, The Mall, Lahore.
5. Regional Commissioner, 15/159 Civil Lines, Cawnpore.
6. Dy. Regional Commissioner, Variawa Building, Mcleod Road, Karachi.
7. DY. Regional Commissioner, United India Life Building, Esplanade, Madras.
8. All important Chambers of Commerce and Trade Associations.

Mail orders for the catalogue must be accompanied by Money Order or Indian Postal Order.

In addition to the Officers mentioned in the catalogue, permits to view stores located in any area may be obtained from the Regional Officer for that area.

Note: Watch for further announcement regarding Section CPM of Third Catalogue which will contain a further list of stores available for disposal.

ISSUED BY THE DIRECTORATE GENERAL OF DISPOSALS, DEPARTMENT OF INDUSTRIES & SUPPLIES, NEW DELHI

DGD

اسلامی اصول کی فلاسفی

مختلف زبانوں میں

انگریزی زبان کی مجلد ۱—۲—۰

گجراتی " " " ۰—۱۲—۰

اُردو " " بے جلد ۰—۸—۰

مرہٹی " " " ۱—۰—۰

ملیالم زبان کی " " ۰—۸—۰

کنڑی " " " ۰—۸—۰

تیلنگی " " " ۰—۸—۰

احمدیت کے متعلق اعتراضات اور اس کے جوابات اردو میں آٹھ آنے معہ محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

عرق نور رجسٹرڈ

ضعف جگر بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ دردکمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن یرقان کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے عرق نور عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے قیمت فی شیشی پایئنٹ ۲ روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک المشتہر ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان (پنجاب)

مسٹر راما آر چیف فنانشل اڈوائزر او۔ٹی ریلوے کا مطالبہ

جناب ڈپٹی جنرل مینجر صاحب او۔ٹی ریلوے تحریر فرماتے ہیں کہ میں آپ کی سونے کی گولیوں کا مجسم اشتہار بن گیا ہوں۔ مسٹر راما آر چیف فنانشل اڈوائزر کو ایک ہفتہ کا کورس بطور نمونہ دیا گیا تھا۔ انہیں بیحد فائدہ ہوا۔ ایک ماہ کا کورس ان کے لئے جلد بھیج دیں۔ سونے کی گولیاں رجسٹرڈ ذائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط کر دیتی ہیں۔ ایک ہفتہ کا کورس قیمت تین روپے آٹھ آنے ایک ماہ کا کورس ساڑھے بارہ روپے۔ منیجر طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

کلکتہ ۲۷ اگست۔ پریس کانفرنس میں ایک سرکاری ترجمان نے بیان کیا کہ کلکتہ کی صورت حال برابر روبہ اصلاح ہو رہی ہے کوئی نیا حادثہ نہیں ہوا۔ اب تک سرکاری و غیر سرکاری اداروں نے کلکتہ دہاوڑہ کے بازاروں سے ۳۴۰۸ نعشیں اٹھائی ہیں۔ تمام ہسپتالوں میں کل ۴۱۱۴ داخل کئے گئے۔ جن میں سے اب تک ۱۱۴ صحت یاب ہو کر جا چکے ہیں۔ اندازاً ۱۱۳ لاکھ نفوس فسادات کے بعد کلکتہ چھوڑ چکے ہیں۔

لاہور ۲۷ اگست۔ حکومت پنجاب کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ دیہاتی رقبہ جات کو کھانڈ کی زیادہ مقدار مہیا کرنے کی خاطر راشن والے شہروں میں کھانڈ کی پوتے ۴ چھٹانک کی بجائے ۲½ چھٹانک کر دی گئی ہے۔ اور دوسرے شہروں میں ۱۵ چھٹانک کی بجائے ۱۰ چھٹانک۔ حلوائیوں اور دیگر صنعتی اداروں کا کوٹا بھی ۲۵ فیصدی کم کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۷ جولائی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر لیاقت علی خاں نے فسادات کلکتہ کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹروں کے احکام کے مطابق میں گذشتہ تین ہفتوں سے بستر علالت پر دراز رہا ہوں۔ تاہم میں نے ایک ذمہ وار اور معتبر شخص کو کلکتہ بھیجا جس نے کئی روز تک وہاں پوری دیانت داری سے تحقیقات کی۔ مجھے ان بہت سے معتبر اصحاب سے ملاقات کرنے کا موقعہ بھی ملا ہے جو فسادات کے وقت کلکتہ میں تھے۔ اور انہوں نے اس صورت حال کی عینی سرگزشت میرے گوش گذار کر دی ہے۔ ان ذرائع سے میں جو کچھ نتیجہ اخذ کر سکا ہوں اس سے میرے دل میں اس امر کے متعلق کوئی شک وشبہ نہیں رہا۔ مسلمانان کلکتہ نے کسی فساد کے لئے کسی قسم کی تیاری نہیں کی تھی۔ وہ اپنی حفاظت کے لئے بھی تیار نہیں تھے اس کے برعکس ہندو کانگرس اور اس کے حلقہ بگوشوں نے وسیع طور پر وسیع پیمانے اور منظم طریق پر جبر و تشدد کی تیاریاں کر رکھی تھیں۔ اس کا ثبوت اس امر واقعہ سے مل سکتا ہے کہ ۱۶ اگست کی صبح ہی سے شہر کے مختلف حصوں میں مسلمانوں پر حملے شروع ہو گئے۔ اور مسلمانوں پر جو پر امن طور سے جلوس کی صورت میں جلسہ گاہ کی طرف جا رہے تھے اینٹیں پتھر اور دوسری چیزیں پھینکی گئیں۔ مجروحین کی زبردست اکثریت جو ۱۶ اگست کو کافی رات گئے تک ہسپتالوں میں داخل کئے گئے مسلمانوں پر مشتمل تھی۔ فی الواقع اگر مسلمان ایسا کرنا چاہتے تو وہ اس مقصد کے لئے کلکتہ کا شہر منتخب نہ کرتے۔ کیونکہ یہاں ہندوؤں کی تعداد ان سے کئی گنا زیادہ ہے۔

بمبئی ۲۷ اگست۔ چند روز ہوئے مقامی پولیس نے شہر اور مضافات سے بھاری مقدار میں اسلحہ برآمد کیا چنانچہ خفیہ پولیس بمبئی میں چاقوؤں اور چھروں سے بھرے ہوئے ...۱ صندوقوں کی آمد کے سلسلے میں تحقیقات کر رہی ہے۔ یہ صندوق بمبئی کے مضافاتی سٹیشنوں کو بک کرائے گئے تھے

برلن ۲۷ اگست معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ روسی سائنسدان جرمن فیکٹریوں میں خفیہ ہتھیاروں کی تیاری میں مصروف ہیں۔ اس بات کی بھی تصدیق ہو گئی ہے کہ روسیوں نے بحیرہ بالٹک کی ایک بندرگاہ میں جرمن بحری ڈیفنس سسٹم کی تعمیر شروع کر دی ہے۔ اس بندرگاہ میں ۸ ملی میٹر دہانے کی کئی توپیں نصب کر دی ہیں۔ اس کام کے لئے بہت سے سابق جرمن افسران کو ملازمت پیش کی گئی ہے۔ اور انہیں وہی عہدے دیئے گئے ہیں جو جرمن گورنمنٹ کے ماتحت انہیں حاصل تھے

لکھنؤ ۲۷ اگست۔ گورنمنٹ ہند نے تمام صوبائی حکومتوں کو بذریعہ تار ہدایات بھیجی ہیں کہ وہ عارضی گورنمنٹ کے ممبروں کی حفاظت کے لئے خاص تدابیر اختیار کریں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ عارضی گورنمنٹ کے ایک اور مسلمان ممبر کو ٹیلیفون پر دھمکیاں دی گئی ہیں کہ عارضی گورنمنٹ کا ممبر بننے کے نتائج خطرناک ہوں گے

لندن ۲۷ اگست۔ گذشتہ شب ۱۰ ڈاؤننگ سٹریٹ سے حسب ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے۔ سلطنت متحدہ برطانیہ کی طرف سے ہندوستان میں ہائی کمشنر کے دفتر قائم کرنے کے لئے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں۔ ستمبر میں قائم مقام ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر اے۔ سی۔ سائمن اور کچھ سٹاف ہندوستان پہنچ جائے گا۔ وہ دفتر کے متعلق انتظامات کی تکمیل کریں گے توقع کی جاتی ہے۔ کہ دفتر خارجہ کے کسی ذمہ دار رکن کو ہائی کمشنر مقرر کیا جائے گا۔ اور ان کی تقرری نومبر ۱۹۴۶ء میں ہوگی۔

لندن ۲۷ اگست۔ اسی ہفتہ کے دوران میں چاروں بڑے وزرائے خارجہ کی کانفرنس بلانے کیلئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ اس کانفرنس کا مقصد بین الاقوامی صورت حالات کو بہتر بنانا ہے کیونکہ پیرس کانفرنس جب سے شروع ہوئی ہے۔ بین الاقوامی حالات خراب ہوتے جاتے ہیں۔

امرتسر ۲۸ اگست سونا تیار -/-/۱۰۰ سونا فارورڈ ۹۳ دیسی سونا -/-/۱۰۰ پونڈ ۸/۶۷ چاندی ۴/۱۶۶ چاندی فارورڈ -/۸/۱۶۶ چاندی تیار ۸/۱۶۶ تھوبی چاندی ۱۶۱

اوکاڑہ ۲۸ اگست ... ۸ م

۰/۶/۹ سے ۰/۱۰/۹ مرچ ۰/۸/۶۲ سے ۷۰/۰ روپے۔ دھنیا ۴۰ روپے سے ۴/۴۴ روپے گرم ۲۳/ روپے چاول آنے سے ۲۵/-/-

لندن ۲۸ اگست۔ برطانوی فوج نے جنوبی فلسطین کے دو یہودی گاؤں کے اردگرد گھیرا ڈال رکھا ہے اور اسلحہ کی تلاش ہو رہی ہے۔ اس تلاش میں ان کتوں سے بھی کام لیا جا رہا ہے جن کو مخفی گھاتوں میں سراغ لگانے میں مہارت ہے

دہلی ۲۸ اگست آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کے دو اجلاس منعقد ہوئے پہلے اجلاس میں پنڈت نہرو نے وہ گفتگو بیان کی۔ جو کل وائسرائے سے ہوئی تھی۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ۲۳ ستمبر کو دہلی میں منعقد ہوگا۔

دہلی ۲۸ اگست اینگلو انڈین طبقہ کے لیڈر مسٹر انتھونی نے اس بات پر اعتراض کیا ہے۔ کہ عارضی حکومت میں ان کا کوئی نمائندہ نہیں لیا گیا۔ آپ نے کہا۔ برطانی حکومت ہمیشہ اس طبقہ کے ساتھ انصاف میں روکاوٹیں ڈالتی رہی ہے۔

لندن ۲۸ اگست۔ آج نیویارک میں سیکیورٹی کونسل کا اجلاس شروع ہوگا۔ جس میں سب سے پہلے ان نو ممالک کی درخواستوں پر غور کیا جائے گا۔ جنہوں نے کونسل میں شرکت کی درخواست کی ہے یہ ممالک حسب ذیل ہیں۔ سویڈن شرق اردن پرتگال البانیہ۔ منگولین یوکرین۔ افغانستان اور آئس لینڈ

نئی دہلی ۲۷ اگست۔ ۲۵ اور ۲۶ اگست کی درمیانی رات کو بوقت نصف شب کسی نے جمعیۃ العلماء ہند کے دفتر پر حملہ کیا چوکیدار سویا پڑا تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں رسی سے باندھ دیئے۔ دفتر کے اندر داخل ہو کر نقدی اور قیمتی سامان پر قبضہ کیا اور دفتر کو نذر آتش کرنے کی کوشش کی۔ یونائیٹڈ پریس کا کہنا ہے۔ کہ ان اشخاص نے دفتر کی تمام فائلیں اور کاغذات جلا دیئے۔ اور کیش بکس کو توڑ کر پانچ ہزار روپیہ لے کر چلتے بنے

نیویارک ۲۷ اگست۔ امریکہ میں شراب نوش عورتوں کی تعداد روز بروز زیادہ ہو رہی ہے۔ پاگل خانہ میں جس قدر مریض آتے ہیں۔ ان میں ساٹھ ستر فی صدی اس کثرت سے شراب پیتے ہیں۔ کہ آخر کار قبل از وقت ہلاکت سے دوچار ہوتے ہیں۔ آجکل ہر چار مریضوں میں سے ایک عورت ہوتی ہے۔

نئی دہلی ۲۷ اگست۔ کانگرسی لیڈروں گاندھی۔ مولوی آزاد وغیرہ کی حفاظت کے لئے ان کی جائے رہائش پر سپیشل پولیس متعین کر دی گئی ہے۔